امام خمینیؒ اور ایران کا اسلامی انقلاب:

سرکردہ شخصیات اور میڈیا کی نظر میں

مولانا جلال حیدر نقوی صاحب (ایرانی کلچر ہاؤس، دہلی)

حضرت امام خمینیؒ ۲۰/ جمادی الثانی ۱۳۲۱ ہجری ۲۳/ اکتوبر ۱۹۰۱ء کو ایران کے شہر خمین میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار آیت اللہ سید مصطفی موسوی جلیل القدر عالم دین مرحوم سید احمد موسوی کے صاحبزادے تھے۔ آپ کا بچپن خمین میں گذرا اور ابتدائی تعلیم بھی وہیں حاصل کی۔ مزید تحصیل علم کے لئے عراق اور نجف اشرف تشریف لے گئے۔ قم المقدس کی سکونت کے دوران امام خمینی نے شاہ کے بڑھتے مظالم، اسلامی امور کے استحصال اور مسلمانوں کی دینی و مذہبی آزادی میں حائل استعماری طاقتوں کے خلاف آواز اٹھائی۔ امام نے اپنے شعلہ فشاں تقاریر کے ذریعہ حکومت کی خامیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے عوام کو جدوجہد کا درس دیا۔ امام خمینی کی قیادت، ایران کے غیور عوام کی مجاہدانہ کوششوں اور جذبہ شہادت کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایران کی سرزمین بے شمار شہیدوں کا نذرانہ پیش کرنے کے بعد ایک عظیم اسلامی انقلاب کی متحمل بن گئی۔

۱۱/ فروری ۱۹۷۹ء کو انقلاب ایران نے عدیم المثال کامیابی حاصل کی۔ یکم اپریل ۱۹۷۹ء کو ایران میں ۹۸ فیصد سے زیادہ لوگوں نے اسلامی جمہوری نظام کی تشکیل کی حمایت کی اور پہلی بار قرآن وسنت پر مبنی آئین کی حامل اسلامی جمہوری حکومت کی تشکیل عمل میں آئی۔ یہاں ہم امام خمینی کی انفرادی، اجتماعی، عرفانی واخلاقی شخصیت اور بے نظیر اسلامی جمہوری انقلاب کے سلسلہ میں عصر حاضر کی سرکردہ شخصیات کے نقطہ نظر اور میڈیا کی مبصرانہ تجزیہ نگاری کا جائزہ لیتے ہیں۔ اسلامی انقلاب کے موجودہ رہبر آیت اللہ خامنہ ای نے کہا: امام خمینی کے نام کے بغیر دنیا کے کسی گوشہ میں بھی اس انقلاب کو نہیں پہچانا جاسکتا۔

اسلامی انقلاب کی ترجمانی اور اس کے اسباب وعلل کی نشاندہی کرتے ہوئے پوپ جان پال نے کہا ''آیت اللہ خمینی نے اپنے ملک اور دنیا کے بارے میں جو کارنامہ انجام دیا ہے اس کے بارے میں بڑے احترام کے ساتھ اظہار خیال کیا جانا چاہیے۔'' امریکی نامہ نگار ولیم وردی انقلاب کی حقانیت وصداقت اور عوام کی امام خمینی کے تئیں والہانہ محبت کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: ''ایران کا انقلاب صداقت ونجات سے بہرہ مند ومالا مال ہے کیوں کہ اس کی صدا عوام کے قلوب سے بلند ہوئی تھی اور ہجرت امام خمینی نے اسے اوج پر پہنچا دیا، انقلاب کی معنویت کے بے نظیر اور اس کی کامیابی کو امام خمینی نے ایک تاریخی کارنامہ انجام دیا ہے اگر چہ میں مغرب کا رہنے والا اور غیر مسلم شخص ہوں مگر میری

نظر میں یہ معجزہ ہی ہے کہ ایک حقیقی ومعنوی انقلاب آج کی دنیا میں اس طرح حقیقت پذیر ہوا۔'' امام خمینی کو ایک عہد آفریں اور انقلاب کو صدی کا بے نظیر اور عدیم المثال کارنامہ سے تعبیر کرتے ہوئے جامع مسجد دہلی کے شاہی امام سید عبداللہ بخاری نے ارشاد فرمایا کہ ''امام خمینی ایک مومن ومجتہد اور تاریخ ساز انسان اور موجودہ صدی کے معمار تھے وہ ایسے مردمجاہد تھے کہ ان کی مثال اس صدی میں نہیں ملتی اور انھوں نے دنیا میں ایسا ذخیرہ چھوڑا ہے جس کا چرچا لوگوں کی زبان پر سیکڑوں سال تک باقی رہے گا۔'' انقلاب اسلامی کو بہترین نمونۂ عمل اور امت مسلمہ کو امام خمینی کا طرز انقلاب اختیار کرنے کی دعوت دیتے ہوئے پروفیسر حامد الگار (کیلی فورنیا یونیورسٹی) نے اس طرح اپنے خیالات کا اظہار کیا کہ: ''ایرانی قوم نے اسلامی انقلاب میں خدوندتعالیٰ کی مدد سے امام خمینی کے زیر قیادت کامیاب ہوکر خود پر بہت بڑی ذمہ داری سنبھالی ہے اگر ایران زندگی کے ہر شعبہ میں اسلامی معاشرہ قائم کرنے میں کامیاب ہوجائے تو ایسی صورت میں تمام مسلم اقوام یہی راستہ اختیار کریں گی۔'' امام خمینی کی رحلت کے موقع پر عوام میں غم واندوہ، عشق ومحبت اور روحانی رشتہ کی ترجمانی کرتے ہوئے ہندوستان ٹائمز (دہلی) نے لکھا ''اگرچہ امام خمینی کی وفات کے بعد حالات زندگی معمول پر آگئے ہیں لیکن امت مسلمہ آج بھی سوگوار دکھائی دیتی ہے۔'' انقلاب ایران کو پوری طرح اسلامی انقلاب اور اس کے آئین کو شریعت کے عین مطابق اور سامراجیت کے پرچم کو سرنگوں کردینے والا قرار دیتے ہوئے روزنامہ الشعب الجزائر نے لکھا ''امام خمینی نے اسلامی جمہوری حکومت کی تشکیل اور شرعی احکام پر مبنی آئین کی تدوین کے ذریعہ دنیا میں ظلم اور ظالمانہ راہ روش کا کام تمام کردیا اس مردمجاہد نے ۱۹۷۹ء میں جونمایاں کامیابی حاصل کی ہیں وہ تاریخ کے صفحات میں سنہرے حروف سے لکھی جائے گی۔'' امام کو عظیم انقلاب کا موجود اور ایک تعمیری وزندۂ جاوید شخصیت تسلیم کرتے ہوئے لبنانی اخبار السفیر کے ایڈیٹر اپنے اداریہ میں رقم طراز ہیں: ''امام خمینی موجودہ صدی کی آخری تاریخ ساز شخصیت تھے، جنھوں نے مغرب کے افسانوی اقتدار کو پوری طرح پامال کردیا اور ایک انقلابی امت کی ایجاد کے ذریعہ عصر جدید کی تشکیل کردی پس دنیائے فانی سے عالم باقی کی طرف انتقال کی وجہ سے عہد خمینی کا خاتمہ نہ ہوگا۔''

امام کی عادلانہ ومنصفانہ راہ وروش، محکم قوت ارادی، سیاسی وسماجی بصیرت اور قرآنی احکام کو جامع عمل سے آراستہ کرنے والی شخصیت کو روزنامہ ڈاگیلاڈٹ (ناروے) اس طرح خراج عقیدت پیش کرتا ہے کہ ''امام خمینی ایک استوار ومستحکم شخص تھے وہ مصائب وپریشانی کے دوران بڑے سکون واطمینان سے فیصلہ کرتے تھے ان کی بات قانون اور ان کا قانون قرآن تھا۔'' انقلاب اسلامی کے مستقبل اور اس کی بقاء کے پیش نظر روزنامہ تزین (شام) نے اس طرح اپنے نظریات کا اظہار کیا ''جولوگ یہ سوچتے ہیں کہ امام خمینی کی وفات کے بعد اسلامی انقلاب اپنی حقیقی اور بنیادی راہ وروش سے منحرف ہوجائے گا وہ سخت غلط فہمی کا شکار ہیں کیوں کہ انھوں نے جس راہ کی نشاندہی کی ہے وہ انقلاب ابدی

وجادوانہ منشور کی حیثیت سے باقی رہے گا۔''

سامراجی واستعماری طاقتوں کی یلغار کے باوجود امام خمینیؒ کے استحکام واستقامت کی عکاسی کرتے ہوئے روزنامہ نیشن (پاکستان) نے لکھا ''امام خمینیؒ نے بڑی طاقتوں کی مختلف النوع دھمکیوں کے باوجود نہ مشرقی نہ مغربی سیاست کا اعلان کیا اور اس پر کار بند رہتے ہوئے اسلام دشمن طاقتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے رہے۔ ہزاروں مصیبتیں، لاکھوں آلام، سیکڑوں مشکلیں برداشت کرنے کے بعد آج ایران امن وسلامتی، وحدت ومساوات، عدل وانصاف، انسانی حقوق کی پاسبانی کے علم بردار، غیر معمولی ذہانت اور افکار عالیہ کی حامل شخصیت امام خمینی کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے استعمار وسامراج کے خلاف پرچم انسانیت بلند کئے ہوئے ہیں۔

☆☆☆
